باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

(1) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حالاتِ زندگی جان سکیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا واقعہ کربلا میں کردار جان سکیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی صفات، عبادت و ریاضت اور دینی و معاشرتی خدمات کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو کر سبق سیکھ سکیں۔
- واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا کردار جان سکیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اخلاق و صفات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی قائدانہ صلاحیتوں سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے انھیں عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دو سال اپنے دادا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، دس سال اپنے چچا حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

سیدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر انھیں "زین العابدین" کہا جاتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

سیدنا زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا علم وفضل سب کے ہاں مسلّمہ ہے۔علم اور دین کی مسند پر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ امام اور علم کا مینار تھے۔تقوٰی، عبادات اور خشوع وخضوع میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی مثال آپ تھے، حتیٰ کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ ہونے پر اہلِ اسلام کا اتفاق ہے۔آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے افضل خاندانِ قریش میں، میں نے کوئی نہیں دیکھا۔مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے افضل کوئی شخص میں نے کبھی نہیں دیکھا۔امام مالک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول میں علی بن حسین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جیسا قدر ومنزلت والا کوئی نہیں۔امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

یہ اس مبارک دور کی بات ہے جب مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اور معروف تابعین موجود تھے۔مدینہ منورہ میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے قرآن کی تفسیر، احادیثِ نبویہ کی روایت اور شریعت کے حلال وحرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے فرزند امام محمد باقر رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور ان کے علاوہ زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحیٰی بن سعید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ وغیرہ جیسے اہلِ علم شامل ہیں۔ابوسلمہ اور امام طاؤس رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا وغیرہ نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبدالملک (حاکمِ وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو پہچاننے سے انکار کیا تو مشہور عرب شاعر فَرَزْدَقْ نے حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هٰذَا الَّذِيْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْأَتَهٗ	یہ وہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے
وَالْبَيْتُ يَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ	اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے
هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللهِ كُلِّهِم	یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ	یہ پرہیزگار، پاک وپاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

حضرت امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔افطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی عمر 23 سال تھی۔اس وقت آپ بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔کوفہ اور شام میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے اسلام کی حقّانیت اور ظلم وعدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

معروف سیرت نگار ابن سعد "طبقات" میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین، زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، میدانِ کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر حضرت امام حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کتب میں سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جذب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ایک اور تصنیف "رسالۃ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ، زبان اور دیگر اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بہت سے اقوالِ زریں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام و یمن کے شہروں میں اجنبی ہو، اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذِمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بابت تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، انھیں نیک آداب سکھاؤ، ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

25 محرم 95ھ میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے چچا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں جَنَّۃُ البقیع (بقیع غرقد) میں دفن ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور حضرت زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ شامل ہیں۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) زین العابدین کا معنیٰ ہے:

(الف) عبادت گزاروں کی زینت (ب) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(ج) کثرت سے خرچ کرنے والے (د) صلح کرنے والے

(ii) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی عمر تھی:

(الف) اکیس سال (ب) تیئس سال (ج) پچیس سال (د) ستائیس سال

(iii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:

(الف) رات کے وقت (ب) وضو کرتے وقت (ج) خطبہ دیتے وقت (د) صدقہ ادا کرتے وقت

Web version of PCTB Textbook

(iv) حضرت سیدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کے مطابق صدقہ:

(الف) اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (ب) رزق میں اضافہ کرتا ہے

(ج) تنگی دور کرتا ہے (د) غریبوں کا حق ہے

(v) حضرت سیدنا امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سپردِ خاک ہوئے:

(الف) دمشق میں (ب) بصرہ میں (ج) کوفہ میں (د) مدینہ منورہ میں

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں ایک پیراگراف تحریر کریں۔

(iii) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی و ادبی خدمات کی وضاحت کریں۔

(iv) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے ہم عصر علما و ائمہ کرام رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِم نے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے علم و فضل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار فرمایا؟

(v) حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال بیان کریں۔

(vi) سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کیا کردار ادا کیا؟

سرگرمیاں

- سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کے سیرت و کردار پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و لقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- سیدنا زین العابدین رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی دینی و ملی خدمات پر کمرا جماعت میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(2) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی جان سکیں۔
- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی صفات، علم، تفقہ، عبادت و ریاضت اور دینی و معاشرتی خدمات کے روشن پہلوؤں سے آگاہ ہو کر سبق سیکھ سکیں۔
- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر کے ان کو اپنی عملی زندگی میں لا سکیں۔
- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت سے سبق حاصل کر کے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 78ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور ''حلیف القرآن'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیّدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیشتر علوم اپنے والد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 برس تھی، والد کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آگئے۔

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے، مختلف اسلامی علوم و فنون کے ماہر تھے، قراءت، علوم قرآنیہ، عقائد، اور علم الکلام پر انھیں مکمل عبور حاصل تھا۔

علم اصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ان میں حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے آخر میں ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے

Web version of PCTB Textbook

چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو فقیہ، عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور تفقُّہ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں اَن تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہلِ بیتِ نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

''فقہ زیدیہ'' آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سیرت وسنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہو گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب وسنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآنِ مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف موضوعات پر متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحادِ امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے" واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امّتِ محمدیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم میں اتحاد پیدا فرما دے۔

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوالیس (44) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جامِ شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلومیٹر کے فاصلے پر ''ربہ'' کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، صفات، علم، تفقُّہ فی الدین اور عبادت و ریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی رضا حاصل کر کے کامیاب انسان بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کا لقب ہے:

(الف) حلیف القرآن (ب) زین العابدین (ج) امین الامت (د) ترجمان القرآن

(ii) والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی عمر تھی:

(الف) آٹھ سال (ب) اٹھارہ سال (ج) اٹھائیس سال (د) اڑتیس سال

(iii) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ سے منسوب فقہ ہے:

(الف) فقہ اثنا عشریہ (ب) فقہ جعفریہ (ج) فقہ حنفیہ (د) فقہ زیدیہ

(iv) وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی عمر مبارک تھی:

(الف) بیالیس برس (ب) چوالیس برس (ج) چھیالیس برس (د) اڑتالیس برس

(v) حضرت اما زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کے ہاتھ پر بیعت کی:

(الف) تیس ہزار افراد نے (ب) چالیس ہزار افراد نے (ج) پچاس ہزار افراد نے (د) ساٹھ ہزار افراد نے

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کے علمی وادبی مقام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(iii) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی دینی و معاشرتی خدمات کی وضاحت کریں۔

(iv) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اپنے آباواجداد کی سنّت پر عمل کرتے ہوئے ظلم و جبر کا کس طرح مقابلہ کیا؟

(v) حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کے حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و لقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- اساتذہ کرام حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی علمی، دینی اور جہادی خدمات پر مذاکرہ کروائیں۔
- اساتذہ کرام حضرت امام زید بن علی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہِ کی سیرت کے مختلف گوشوں سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(1) حضرت اَبو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیّتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و صفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن مجید اور حدیثِ نبوی کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوش الحانی کی صفت سے آگاہ ہو کر تجوید کے ساتھ حُسنِ قراءت کا ذوق پیدا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعری مشہور ہوئے۔

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راہِ حق کی تلاش کے لیے نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوششوں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر فرمایا۔ دس ہجری میں نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ حاضر ہوئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہر کھدوائی جو ''نہرِ ابی مُوسیٰ'' کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت متقی، پرہیزگار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اتباع رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم، توکّل، شرم وحیا، اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تقویٰ اور پرہیزگاری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ رسالت مآب میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابوموسیٰ سرتاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

قرآن وسنّت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر معمولی شغف تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا زیادہ تر وقت قرآنِ مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز اس قدر عمدہ تھی کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فرماتے تھے "ان کو لحنِ داؤدی سے حصہ ملا ہے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآنِ مجید کی تلاوت اس قدر خوب صورتی اور عمدہ لہجے سے کرتے تھے کہ سننے والوں پر سحر طاری ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہاں قرآنِ مجید کی قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں ٹھہر جاتے۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت بہت پسند تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآنِ مجید سنا کرتے تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام تھا:

(الف) عبداللہ بن قیس (ب) زید بن ثابت

(ج) انس بن مالک (د) مالک بن نویرہ

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عامل مقرر کیا:

(الف) یمن کا (ب) بصرہ کا (ج) کوفہ کا (د) مصر کا

Web version of PCTB Textbook

(iii) عہدِ رسالت میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟

(الف) دو (ب) چار

(ج) چھے (د) آٹھ

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:

(الف) عمدہ لہجے میں تلاوتِ قرآنِ مجید (ب) توکُّل

(ج) سادگی (د) صبروتحمل

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) تین سو بیس (ب) تین سو چالیس (ج) تین سو ساٹھ (د) تین سو اسی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

(ii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

(iii) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قدر خوب صورت اور عمدہ لہجے میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے؟ وضاحت کریں۔

(v) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

(vi) قرآن وسنّت کی اشاعت کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟

سرگرمیاں

- حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور سیرت و کردار پر کمرا جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسمِ گرامی، ولدیت، پیدائش، القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

Web version of PCTB Textbook

(2) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے اخلاق وصفات اور عبادت وریاضت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مجموعہ احادیث "صحیفہ صادقہ" کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دینی وعلمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی عبادت وریاضت سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔
- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی تدوینِ حدیث کی خدمات کو جان کر علم حدیث میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبد اللہ، کنیت ابو محمد اور ابو عبد الرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔ زُہد وتقویٰ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسولُ اللہ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

حضرت رجا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی موجود تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسجدِ نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔"

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات کا ایک مجموعہ جمع کیا جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی احادیث کی تعداد قریباً سات سو (700) ہے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں علم وفضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے آتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام

Web version of PCTB Textbook

کی ترویج واشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی کنیت ہے:

(الف) ابوعبدالرحمٰن (ب) ابوعبداللہ (ج) ابوبکر (د) ابوزید

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:

(الف) زہد وتقویٰ (ب) سادگی (ج) صبروتحمل (د) شکروقناعت

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

(الف) آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (ب) آسمان کا ستارہ

(ج) اہلِ دنیا کا محبوب ترین شخص (د) جنّت کے نوجوانوں کے سردار

(iv) صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:

(الف) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا (ب) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

(ج) حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا (د) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی زندگی میں ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:

(الف) صبروتحمل کا (ب) عفوودرگزر کا (ج) علم وفن سے محبت کا (د) سادگی کا

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے زہد وتقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی اہلِ بیتِ اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

(iv) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے کب اور کہاں وفات پائی؟

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- اساتذہ کی مدد سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے صحیفہ صادقہ کی روشنی میں کمرا جماعت میں تدوین حدیث کے بارے میں مذاکرے کا اہتمام کریں
- اساتذہ کرام طلبہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی حیات مبارکہ پر مشتمل چارٹ بنوائیں، جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

Web version of PCTB Textbook

(3) حضرت عَمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی کے نتیجے میں ان کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری (حبشہ و روم) کو جان کر اس کے آداب کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی خدمات کو سمجھ کر عملی زندگی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو، کنیت ابواُمیّہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام امیہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ احد کے بعد نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

وفات

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عمرو بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:

(الف) ابواُمیّہ (ب) ابوبکر (ج) ابوسلمہ (د) ابوعبدالرحمن

(ii) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ کے بعد اسلام قبول کیا:

(الف) غزوۂ احد (ب) غزوۂ خیبر (ج) غزوۂ تبوک (د) غزوۂ حنین

(iii) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) بیس (ب) چالیس (ج) ساٹھ (د) اسی

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(iii) حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

سرگرمیاں

- حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسمِ گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- گوگل میپ/نقشہ/گلوب کی مدد سے مدینہ منورہ سے حبشہ اور روم کے جغرافیائی فاصلے کی نشان دہی کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook

(4) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم) کے نتیجے میں اُن کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کی صفت سے آگاہ ہو سکیں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و جہادی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے سبق حاصل کر سکیں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعلاء کلمۃ اللہ کے لیے جدوجہد سے آگاہ ہو کر دین کی خدمت کرنے والے بن سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ مکرمہ ہی میں پرورش پائی، اپنے والد کے ساتھ تجارت کا پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ اسی دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے، جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاروبار کے لیے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: "سپہ گری اور شہ سواری میرے آبا و اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم) میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر رسول کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا: "مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

رسولِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے، بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھر پور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم

کا دعوت نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافتِ راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافتِ اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے، مگر ان کا اصل کارنامہ فتحِ مصر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو جن کا تعلق ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عریش اور اس کے بعد فرسا اور بلبیس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، قادر الکلام خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ "ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحبِ اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں"۔ (جامع ترمذی: 3845)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

Web version of PCTB textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:

(الف) بنو عدی (ب) بنو سہم (ج) بنو تیم (د) بنو ثقیف

(ii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟

(الف) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ب) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ج) حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمایاں وصف تھا:

(الف) سفارت کاری (ب) فقہ (ج) خانہ کعبہ کی تولیت (د) تجارت

(iv) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شہر کی بنیاد رکھی:

(الف) فسطاط (ب) بصرہ (ج) کوفہ (د) دمشق

(v) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) انتالیس (ب) تینتالیس (ج) سینتالیس (د) اکاون

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

(iii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

(iv) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے چار نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

(v) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا اور وہاں پر کون سی اصلاحات متعارف کروائیں؟

سرگرمیاں

- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفتوحہ علاقوں کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(5) حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کے نتیجے میں اُن کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمیت، اخلاق وصفات اور جہاد فی سبیل اللہ سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہمشیرگان کی کفالت کے واقعے کو جان سکیں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دینی وعلمی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے علم، تَفَقُّہ اور اخلاق سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو اُن کے مطابق ڈھال سکیں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دینی خدمات کو جان کر عملی زندگی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسَیبہؓ تھا۔ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی خواہش کو قبول کیا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور وہیں پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دفن کیا گیا۔

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے والد کی شہادت کے بعد ان کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کی جب شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک کر تیار ہو گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم میرے باغ میں تشریف لائیں، اپنے دستِ مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمائیں اور قرض خواہ میرے والد کے قرض سے کچھ معاف فرما دیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم باغ میں تشریف لائے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کروایا، اُن کے اردگرد تین چکر لگائے اور تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔

(صحیح بخاری: 3580)

حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے

انیس (19) غزوات میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ شرکت فرمائی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث کی روایت موجود تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا، طویل سفر طے کر کے ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے 1540 احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حدیثوں کا ایک مجموعہ "صحیفہ جابر بن عبداللہ" کے نام سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں درسِ حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف و نھی عن المنکر اور اتباع سُنّت جیسی اعلیٰ اخلاقی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزواتِ نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 74 ہجری میں ہوئی۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمٰن (ج) عبدالکریم (د) عبدالجبار

(ii) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میدان میں دفن کیا گیا:

(الف) بدر (ب) احد (ج) البقیع (د) کربلا

(iii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:

(الف) 15 (ب) 17 (ج) 19 (د) 21

(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:

(الف) 64ہجری (ب) 74ہجری (ج) 84ہجری (د) 94ہجری

(v) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) ایک سو چالیس (ب) پانچ سو چالیس (ج) دس سو چالیس (د) پندرہ سو چالیس

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟

(iii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بہنوں کی تربیت کا کیا اہتمام فرمایا؟

(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(v) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

(vi) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

سرگرمیاں

- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت حدیث کے بارے میں مذاکرہ کروایا جائے۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(6) حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- تربیتِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کے نتیجے میں اُن کے امتیازی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کے صلہ میں حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ملنے والی دعا کے متعلق جان سکیں۔
- حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور روایتِ حدیث کے واقعات کا جائزہ لے سکیں۔
- حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کردار بالخصوص بچپن میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کے متعلق جان کر سبق حاصل کر سکیں۔
- حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی ودینی خدمات کو جان کر عملی زندگی میں انھیں اپنا سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اَنس، کنیت ابوحمزہ اور لقب خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا نام حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصارِ مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔

حضرت اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہجرتِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل اسلام قبول کر چکے تھے

حضرت اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ نے بھی بیعتِ عقبہ ثانیہ سے قبل اسلام قبول کر لیا تھا جب کہ حضرت اَنس کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابوطلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے دستِ مبارک پر مکہ مکرمہ جا کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا پورا گھر نورِ ایمان سے روشن تھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار فرمائی تو حضرت اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، حضرت اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجیے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے منظور فرمایا جس بنا پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے لقب سے شہرت پائی۔

حضرت اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی وفات تک اپنے فرض کو بخوبی سر انجام دیا، وہ کم و بیش دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہے اور انھیں ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے درِ اقدس پر حاضر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نمازِ عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رُخ کرتے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو

محبت سے ''اُنیس'' کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کبھی خفا نہ ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر اولاد سے نوازا تھا اور یہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا کا اثر تھا۔ ایک مرتبہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُمِ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرما دیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَهُ" (صحیح مسلم: 2480)

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تُو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مالدار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلّم کے علاوہ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

حبِّ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، اتباعِ سنّت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سامانِ وضو مہیا کرنے کے لیے مسجدِ نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایامِ شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمعِ نبوت پر پروانہ وار فدا تھے۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

علم حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علمِ فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (93) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور و نزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے

Web version of PCTB Textbook

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم ہیں۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:

(الف) ابوحمزہ (ب) ابوبکر (ج) ابوتراب (د) ابوصالح

(ii) حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:

(الف) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ب) حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(ج) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (د) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم محبت سے حضرت اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نام سے مخاطب فرماتے تھے:

(الف) انیس (ب) عمیر (ج) اویس (د) فضیل

(iv) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس علم میں کمال حاصل تھا:

(الف) فقہ (ب) سائنس (ج) نجوم (د) فلکیات

(v) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:

(الف) خادمِ رسول (ب) امین الامۃ (ج) ترجمان القرآن (د) سیف اللہ

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم سے محبت کا کیا عالم تھا؟ وضاحت کریں۔

(ii) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنے سال نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی خدمت کی؟

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے درِ اقدس پر حاضری کے حوالے سے حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟ اور اس سے انھیں کیا برکات حاصل ہوئیں؟

(v) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

(vi) حضرت اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسمِ گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- اساتذہ کرام حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

Web version of PCTB Textbook

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ

حضرت شفا، حضرت اُمِّ سُلَیم، حضرت اُمِّ عطیّہ، حضرت اُمِّ ایمن حضرت اُمِّ عمارہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ کے حالات زندگی اور مقام و مرتبہ سے واقف ہو سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ کی سیرت و معاشرتی کردار سے واقف ہو سکیں۔
- عہدِ نبوی میں خواتین کو تحصیل علم اور معاشرتی کردار ادا کرنے کے یکساں مواقع فراہم کیے جانے کی حوصلہ افزائی کا ادراک کر سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ کی علمی و طبی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُنَّ کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے کردار کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی علمی و طبی خدمات سے متاثر ہو کر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے جذبے سے سرشار ہو کر معاشرے میں کردار ادا کر سکیں۔

Web version of PCTB textbook

حضرت شِفا بنت عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبد اللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے بہت محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا پسینہ جذب ہوتا تھا، جس سے خوش بُو آتی رہتی تھی، حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک تھیں، حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کے کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت محبّت و عقیدت سے محفوظ رکھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں اور مشہور طبیبہ بھی تھیں۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہَا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام سھلہ یا رملہ تھا، آپ کی کنیت ام سُلَیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا: ''میرا مہر اسلام ہے''۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے صاحب زادے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا جنھوں نے دس برس تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی خوب خدمت کی۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شرکت فرمائی۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے مُنھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت صابر، مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ کا نام نسیبہ بنت حارث تھا، کنیت اُمِّ عطیہ تھی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابو مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عہدِ رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

8 ہجری میں نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔ حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام

Web version of PCTB Textbook

ان سے میّت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا احکامِ نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، انھوں نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکا اور کنیت اُمِ ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے والدِ گرامی حضرت عبد اللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن سے حضرت عبد اللہ کے ساتھ رہیں اور جب انھوں نے انتقال کیا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے لگیں۔ اس کے بعد دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ بچپن میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی انھوں نے ہی پرورش کی۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کے انتقال کے بعد ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

11 ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زاروقطار رونے لگے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ان سے بہت محبت تھی۔

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے چند حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ان کی نہایت عزت کرتے، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم فرماتے تھے کہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نُسَیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنونجار سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شرکت کی۔ اس بیعت میں تہتّر (73) مرد اور دو عورتیں شامل تھیں۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

غزوہ احد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں ۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں نے احد میں اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔ غزوہ اُحد میں اُنھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا، حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعتِ رضوان، غزوۂ خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسیلمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ یا مسیلمہ کذاب قتل ہوگا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسیلمہ کذاب بھی مارا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عَنہُمَا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذاتُ النِّطاقَین تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے ستائیس (27) سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیقِ سفر تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نِطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر لپیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النّطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور قُبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، ان کو لے کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عبد اللہ کو گود میں لیا، گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے بڑے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔ عہدِ بنو اُمیہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں۔ لاش الٹی لٹکی تھی، دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا ''کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی

وقت نہیں آیا۔"

حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نیک طبع خاتون تھیں، حق گوئی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے انھوں نے حق گوئی سے کام لیا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی شہادت ایک ماں کے لیے قیامت سے کم نہ تھی لیکن اس پر انھوں نے جس عزم و ہمت، صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ حد درجہ خوددار، باہمت اور تواضع وانکسار کی پیکر تھیں۔

حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

صحابیات کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملّت کا نام روشن کریں۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے:

(الف) عبداللہ (ب) عبدالرحمن (ج) عبدالشمس (د) عبدالمطلب

(ii) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(الف) دس (ب) بارہ (ج) چودہ (د) سولہ

(iii) غزوات کے دوران میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:

(الف) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت اُمِ عطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(iv) حضرت اُمِ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟

(الف) روٹی کا ٹکڑا (ب) پنیر کا ٹکڑا (ج) مشک کا ٹکڑا (د) کدو کا ٹکڑا

(v) حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام ہے:

(الف) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(vi) حضرت اُمِ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا آبائی علاقہ تھا:

(الف) شام (ب) مصر (ج) حبشہ (د) ایران

(vii) حضرت اُمِ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی:

(الف) زخمیوں کو پانی پلانے کی (ب) دشمن کا مقابلہ کرنے کی (ج) زرہ تیار کرنے کی (د) تیراندازی کی

(viii) جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت اُمِ عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے:

(الف) بیٹے (ب) بھائی (ج) شوہر (د) غلام

(ix) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی ہیں:

(الف) حضرت اُمِ عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (ب) حضرت اُمِ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(ج) حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (د) حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(x) حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے کا نام ہے:

(الف) حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (ب) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(ج) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا (د) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔
(ii) حضرت شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کیا عالم تھا؟
(iii) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟
(iv) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔
(v) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔
(vi) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہدِ نبوی میں کیا خدمات انجام دیتی تھیں؟
(vii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت حضرت اُمِ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے رونے کا سبب کیا تھا؟
(viii) حضرت ام ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں؟
(ix) حضرت ام عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف تحریر کریں۔
(x) حضرت ام عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں کیا خدمات سرانجام دیں؟
(xi) ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے کیا کردار ادا کیا؟
(xii) حضرت اسماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- مذکورہ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش و القاب، قبیلہ، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

Web version of PCTB Textbook

صُوفیہ کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ

ابوالقاسم قُشَیری، شیخ فریدالدّین عطّار، خواجہ نظامُ الدّین دہلوی
سیدعبداللطیف کاظمی (المعروف امام بری)، مولانا عبدالرحمٰن جامی اور لعل شہباز قلندر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ان کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام کے دینی ومعاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے طرزِ حیات کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی سیرت کے روشن پہلوؤں اور تعلیمات سے سبق حاصل کر کے دنیا وآخرت میں کامیاب ہو سکیں۔
- اشاعتِ اسلام، روحانیت اور تزکیہ نفس کے فروغ میں ان کی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ان صوفیہ کرام کی معاشرتی وروحانی خدمات کا جائزہ لے سکیں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام کی زندگی کا مطالعہ کر کے اپنی اصلاح کی فکر کر سکیں۔
- اہل اللہ کی صحبت کے فوائد وثمرات کے بارے میں جان کر مستفید ہو سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

حضرت ابوالقاسم قُشَیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آبا واجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی پیدائش 986ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ بچپن ہی میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے والد وفات پا گئے۔ امام قشیری نے دین وتصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابوعلی دقاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ سے حاصل کی۔

اَلتَّيۡسِيۡرُ فِيۡ عِلۡمِ التَّفۡسِيۡرِ اور لَطَآئِفُ الۡاِشَارَات فِيۡ تَفۡسِيۡرِ الۡقُرۡآنِ، علم التفسیر میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ اَلتَّحۡبِيۡرُ فِيۡ عِلۡمِ التَّذۡكِيۡرِ فِيۡ مَعَانِيۡ اِسۡمِ اللّٰهِ تَعَالٰى آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے صوفیہ کرام علمِ دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب واذہان کے مالک تھے۔

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔ تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی تصنیف ''رسالہ قشیریہ'' ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوّف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے اصول بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

امام قشیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ کو آپ کے مرشد ابوعلی دقاق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت شیخ فرید الدین عطّار رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ

آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کا نام ابوحمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطّار کا لقب آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ فیض یاب ہوتے تھے۔

آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے اساتذہ میں مجدّ الدّین بغدادی رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کا نام سرفہرست ہے۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ نے مختلف علوم وفنون خصوصاً علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی، آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ فارسی کے مشہور شاعر تھے۔

تذکرۃ الاولیاء، پند نامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالاتِ اولیا، نصیحت اور تصوُّف ہے۔

1221ء میں تا تاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

حضرت خواجہ نظامُ الدّین اولیا دہلوی رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ

برّصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔ پندرہ (15) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔ قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم نامور علما سے حاصل کی۔

بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا۔ آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلقِ خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علومُ القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ نے پوری زندگی طلبِ علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیز گار، صاحبِ سخاوت و ایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے۔

آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور رُوحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحۡمَةُاللهِ عَلَيۡهِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم

Web version of PCTB Textbook

کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھر پور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ، امیر خسرو رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے نام سر فہرست ہیں۔

''راحت القلوب'' آپ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فرید الدین گنج شکر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے ملفوظات اکٹھے کیے ہیں۔ ''افضل الفوائد'' آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حضرت خواجہ امیر خسرو رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے جمع کیے ہیں اور ''فوائد الفؤاد'' آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔

حضرت سید عبداللطیف کاظمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ (المعروف امام بری)

حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ 1026 ہجری میں ضلع چکوال کے علاقے کرسال میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہَا ہے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔ حضرت امام بری سرکار رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والد نے فقہ و حدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انھوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ بری امام (اِمَامُ الْبَرّ خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں آپ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریباً 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

حضرت سید عبداللطیف کاظمی قادری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ نے نور پور شاہاں میں قیام کے دوران میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے سے لاتعداد غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن کی۔ حضرت شاہ عبداللطیف رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا وصال 1117 ہجری میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا نام عبدالرحمن اور لقب جامی ہے۔ آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ تھا۔ مولانا جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

آپ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ ذوقِ لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشقِ حقیقی سمایا ہوا تھا۔ مولانا جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس سے بہت

Web version of PCTB Textbook

زیادہ عقیدت ومحبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزر کن — ترجمہ: اے بادِنسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو

ز احوالم محمد را خبر کن — میرے احوال (حالات) سرکار کی خدمت میں بیان کرنا

(نفحات الانس فی مجالس القدس: 260)

آپ صحیح معنوں میں تواضع اور عجز وانکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے قول وفعل سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مظلوموں کے مددگار رہتے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔ قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرفہرست ہے۔ مولانا جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔ علم النحو میں ''شرح ملا جامی'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے۔

مولانا جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہ وقت کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ: اے بادشاہ! تو جس تاج وتخت کا دل دادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔

مولانا جامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 898 ہجری (1492ء) کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا مزار ''ہرات'' افغانستان میں ہے۔

حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔ ان کا خرقہ تابدار یاقوتی رنگ کا ہوا کرتا تھا اس لیے انھیں ''لعل''، ان کی خدا پرستی اور شرافت کی بنا پر ''شہباز'' اور قلندرانہ مزاج وانداز کی بنا پر ''قلندر'' کہا جانے لگا۔ لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ تک پہنچتا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد وتقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور درس وتدریس سے وابستہ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے آباواجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

Web version of PCTB Textbook

شیخ مروندی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت وسخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں: اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔ ان کی ذات خشیتِ الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشوونما ہوئی اور تعلیم و تربیت کا اہتمام ہوا۔ صاحبِ علم و فضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو اہل اللہ کی صحبت بچپن ہی سے میسر آئی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ سفر کرتے ہوئے حضرت بوعلی قلندر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تبلیغ سے ہدایت پائی اور اسلام قبول کیا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

-1 درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا لقب ہے:

(الف) گنج شکر (ب) فریدالدین (ج) گنج بخش (د) سلطان الاولیا

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:

(الف) بدایون (ب) دہلی (ج) بخارا (د) سمرقند

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:

(الف) علوم القرآن پر (ب) علم الانساب پر (ج) علم النجوم پر (د) علم الاصوات پر

(iv) حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) رسالہ قشیریہ (ب) کشف المحجوب (ج) پند نامہ (د) راحت القلوب

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) تذکرۃ الاولیا (ب) احیاء العلوم (ج) کشف المحجوب (د) مثنوی معنوی

(vi) حضرت شاہ عبداللطیف رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:

(الف) ہندو (ب) مسیحی (ج) مجوسی (د) سکھ

(vii) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:

(الف) علمِ نحو کا (ب) علمِ صرف کا (ج) علمِ کلام کا (د) علمِ نجوم کا

(viii) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے مرشد تھے:

(الف) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ (ب) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

(ج) حضرت بوعلی قلندر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ (د) حضرت خواجہ بختیار کاکی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ

(ix) حضرت لعل شہباز قلندر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:

(الف) دوزخ میں نہ جائے گا (ب) رزق میں اضافہ پائے گا

(ج) دنیا میں عزت پائے گا (د) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

(x) حضرت لعل شہباز قلندر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا اصل نام ہے:

(الف) عثمان مروندی (ب) بوعلی قلندر (ج) زید مروندی (د) عبدالرحمٰن

2- مختصر جواب دیں۔

(i) حضرت امام قشیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(ii) حضرت امام قشیری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی دو تصانیف کے نام لکھیں۔

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

(iv) اشاعتِ اسلام اور تزکیہ نفس کے حوالے سے حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی خدمات تحریر کریں۔

(v) حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

(vi) حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کو "عطار" کیوں کہا جاتا ہے؟

(vii) حضرت شاہ عبداللطیف رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے والدین کے نام تحریر کریں۔

(viii) حضرت شاہ عبداللطیف رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی تبلیغی خدمات تحریر کریں۔

(ix) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔

(x) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کی مشہور کتاب کا نام لکھیں۔

(xi) حضرت لعل شہباز قلندر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

(xii) حضرت لعل شہباز قلندر رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

سرگرمیاں

- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، تصانیف اور وفات اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِمۡ کی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ دور کے مسائل کے حل کے لیے تجاویز پر گفت گو کریں۔

Web version of PCTB Textbook

عُلَما و مُفکّرِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- مذکورہ شخصیات کے حالات زندگی سے اجمالی طور پر واقف ہو سکیں۔
- ان کے اخلاق وصفات سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- ان کی علمی ومعاشرتی خدمات سے مختصر طور پر آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ان کی تعلیمات اور تصانیف سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- مذکورہ علماء ومفکرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے معاشرتی کردار کے بارے میں جان کر اپنی عملی زندگی میں ان کے اُسوہ کی پیروی کر سکیں۔
- ان کی زندگی کے مختلف روشن پہلوؤں سے سبق حاصل کر کے اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

ابواسحاق، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد الشاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا خاندان بنو لخم سے تعلق رکھتا تھا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں "الاعتصام" اور "الموافقات" بہت زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔ علمِ فقہ میں "الموافقات" بہت زیادہ اہمیت کی حامل کتاب ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا اور حدیث وفقہ کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 790 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور فقہ کے اِمام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذہنی وسعت اور قوی اِدراک رکھنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو فقہ میں یدِطولیٰ حاصل تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک اعلیٰ پائے کے اَدیب کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ متقی، صابر، پاک باز اور معزّز شخصیّت کے حامل تھے۔

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبدالرحمٰن، کنیت ابوالفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر درمنثور" کے علاوہ قرآنیات پر

آپ کی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' علما میں کافی مقبول ہے۔تاریخِ اسلام پر'' تاریخ الخلفا'' امام جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی مشہور تصنیف ہے۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسۡیُوط میں 849 ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کو سُیُوطی کہا جاتا ہے۔امام جلال الدین سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے 8 سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔

علامہ سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے خود فرمایا کہ: مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔خلفائے ملتِ اسلامیہ پر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی تصنیف تاریخ الخلفا ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

علامہ سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے 911ہجری میں وفات پائی۔علامہ سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ علامہ سیوطی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ حلیم الطبع، فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

ابنِ خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ

علامہ ابنِ خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفی اور سیاست دان تھے۔ان کا مکمل نام ابو زید عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابوعنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آکر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔ یہ سرزمین بھی راس نہ آئی تو مصر آ گئے اور جامعۃ الازھر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔

ابنِ خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مجوّزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔نصاب میں قرآنِ مجید، حدیثِ نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے۔

ابن خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔ اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ابن خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ان کی شہرہ آفاق کتاب ''مقدمہ ابن خلدون'' ہے۔ یہ کتاب فلسفہ، تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا خزانہ ہے۔

علامہ ابن خلدون رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے تیونس، اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کا انتقال ہوا۔

Web version of PCTB Textbook

شیخ ابن عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

ابن عربی کا نام محمد بن علی اور لقب محی الدین ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو "شیخ اکبر" بھی کہا جاتا ہے۔ آپ 560 ہجری کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طے سے تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اڑتیس سال کی عمر میں بلاد مشرق یعنی مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا پھر بیت المقدس، مکہ معظّمہ، بغداد اور حلب گئے اور آخر میں دمشق پہنچے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔ آپ کی کتابوں میں سے "فتوحاتِ مکیہ اور فُصُوص الحِکَم" نے بہت شہرت پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دمشق میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 638 ہجری میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کی تعداد 800 سے زائد بیان کی جاتی ہے جن میں سو (100) کے لگ بھگ ہی محفوظ رہ سکیں۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علومِ اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث، تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے تحریری سرمایۂ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 1159 ہجری کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "سراج الہند" کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

شاہ عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات ہوئی۔ اوائلِ عمر ہی میں کثرتِ امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تقریباً بارہ سال تک علوم حدیث و تفسیر کی درس و تدریس میں مصروف رہے۔ علوم فلسفہ و منطق کے ساتھ ساتھ علومِ حدیث و تفسیر میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شاہ عبدالعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین و مشائخ کا مرجع و ماخذ ہے جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے پرفتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے، ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اسّی (80) برس کی عمر میں 7 شوال 1239 ہجری کو وفات پائی۔

Web version of PCTB Textbook

ابن رشد رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ قُرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علما سے سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد حکمت میں کمال حاصل کیا۔ 548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبدالرحمان سے آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دل دادہ تھے ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔ امیرِ مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قُرطبہ کا قاضی بن کر واپس آ گئے۔

آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ نے مراکش میں وفات پائی۔ ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہلِ یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

آپ رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں بدایۃ المجتھد خاص طور پر قابلِ ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) امام شاطبی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کی مشہور کتاب ہے:

(الف) الموافقات (ب) علوم القرآن (ج) کتاب العبر (د) تاریخ الخلفاء

(ii) امام شاطبی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کا سنِ وفات ہے:

(الف) 790 ہجری (ب) 792 ہجری (ج) 794 ہجری (د) 796 ہجری

(iii) علامہ ابنِ خلدون رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟

(الف) تیونس (ب) مراکش (ج) مصر (د) نائیجیریا

(iv) ابن خلدون رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:

(الف) مقدمہ ابن خلدون (ب) الاتقان فی علوم القرآن
(ج) سیر اعلام النبلاء (د) تفسیر جلالین

(v) امام جلال الدین سیوطی رَحمَۃُاللہِ عَلَیہِ کی تصانیف کی تعداد ہے:

(الف) دو سو سے زائد (ب) تین سو سے زائد (ج) پانچ سو سے زائد (د) سات سو سے زائد

(vi) ابنِ عربی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا لقب ہے:

(الف) محی الدین کا (ب) معین الدین کا (ج) نصیر الدین کا (د) عماد الدین کا

(vii) ابن عربی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:

(الف) فتوحات مکیہ (ب) کشف المحجوب (ج) بدایۃ المجتہد (د) احیاء علوم الدین

(viii) شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا سلسلہ نسب ملتا ہے:

(الف) حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے (ب) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے
(ج) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے (د) حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے

(ix) شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کو کمال حاصل تھا:

(الف) علم حدیث میں (ب) علم نجوم میں (ج) شاعری کے میدان میں (د) علم انساب میں

(x) ابن رشد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ متاثر تھے:

(الف) امام غزالی سے (ب) ارسطو سے (ج) افلاطون سے (د) ابن عربی سے

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
(ii) امام شاطبی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کن علوم کے ماہر تھے؟ کوئی سے دو نام لکھیں۔
(iii) امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔
(iv) امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کن علوم کے ماہر تھے؟
(v) علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام کیا ہے؟
(vi) علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات تحریر کریں۔
(vii) ابن عربی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مکمل نام تحریر کریں۔
(viii) ابن عربی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟
(ix) شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔
(x) شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟
(xi) ابن رشد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف لکھیں۔
(xii) ابن رشد رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

سرگرمیاں

- مذکورہ شخصیات کی تصانیف اور مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں، جن میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، تصانیف اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔
- مذکورہ شخصیات کے حالاتِ زندگی اور تعلیمات پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کروائیں۔

Web version of PCTB Textbook